Regd. No. L. 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

ٹیلیفون نمبر ۳۹۶۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ

عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

تار کا پتہ :- الفضل لاہور

الفضل لاہور

فی پرچہ ۲ آنے

یوم :- جمعرات ★ ۲۳ رمضان المبارک سنہ ۱۳۷۳ ★

جلد ۴۲/۳ | ۲۷ ہجرت ۱۳۳۳ ھش ★ ۲۷ مئی سنہ ۱۹۵۴ء | نمبر ۶۲

ہند چینی میں لڑائی بند کرنے کے لئے ویٹ منہ کی تجاویز

جنیوا ۲۶ مئی۔ جنیوا کانفرنس میں کل کے اجلاس میں ویٹ منہ کے اعلیٰ نمائندے نے ہند چینی میں لڑائی بند کرنے کے لئے ایک تجویز پیش کی ہے۔ اس تجویز میں کہا گیا ہے کہ ہند چینی میں بیک وقت لڑائی بند کر دی جائے۔ اور طرفین کی مسلح فوجوں کو میدان جنگ سے ہٹا کر خاص علاقوں میں لے آیا جائے۔ ویٹ منہ کی تجاویز میں مندرجہ ذیل باتیں بڑی اہم ہیں۔

(۱) تینوں ریاستوں کی حدیں پھر سے مقرر کی جائیں اور علاقوں کا تبادلہ کیا جائے۔ یہ تبادلہ علاقوں کے سائز۔ آبادی جنگی اہمیت اور اقتصادی لحاظ سے مساوی ہونا چاہیئے ——— ۲۔ علاقوں کے عوام تبادلہ میں طرفین کی فوجوں کو آزادانہ اپنے اپنے علاقہ میں جانے کی اجازت ہو۔

۳۔ جن علاقوں کا تبادلہ کیا جائے۔ ان کا نظم و نسق موجودہ حکمرانوں کے ہاتھ میں رہے۔

۴۔ فوجوں کی گروپ بندی اور لڑائی بند کرنے کی تفصیلات طے کرنے کے لئے فریقین کی ہائی کمانوں کے افسروں کے اجلاس منعقد کئے جائیں۔

حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کی صحت

ربوہ ۲۴ مئی۔ کل سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی صحت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی رہی الحمد للہ۔ احباب حضور ایدہ اللہ کی صحت کے لئے اپنی دعائیں برابر جاری رکھیں۔

سندھ مسلم لیگ اسمبلی پارٹی نے پیرزادہ عبدالستار پر اعتماد کا ووٹ منظور کر لیا

مستعفی شدہ ممبران میں سے چھ نے دوبارہ پارٹی میں شامل ہونے کا فیصلہ کر لیا

کراچی ۲۷ مئی۔ آج صبح سندھ مسلم لیگ اسمبلی پارٹی کے ۴۹ ممبروں نے ایک اجلاس میں اتفاق رائے سے پیرزادہ عبدالستار وزیر اعلےٰ سندھ پر اعتماد کا اظہار کیا ہے ـــ عدم اعتماد کی تحریک جو ایجنڈے میں تھی پیش نہیں کی گئی۔ اجلاس کے بعد پیرزادہ عبدالستار نے بتایا کہ اسمبلی پارٹی کے چھ ممبروں نے جنہوں نے پارٹی سے استعفیٰ دے دیا تھا۔ اب دوبارہ شرکت کی درخواست کی ہے۔ آپ نے یہ بھی کہا۔ کہ انہیں سندھ اسمبلی کے دس ہندو ممبروں میں سے بھی نو کی حمایت حاصل ہے۔ ان ممبروں نے مسلم لیگ اسمبلی پارٹی میں شرکت کی درخواست بھی کی ہے۔ آپ نے کہا کابینہ میں جو جگہیں خالی ہیں انہیں عنقریب ہی پُر کر دوں گا۔ نیز اسمبلی کا جلد از جلد اجلاس بلانے پر بھی غور کروں گا۔

بعد میں پیرزادہ عبدالستار نے بتایا کہ سندھ اسمبلی کے دو ارکان جی ایم سید کے گروپ سے نکل کر مسلم لیگ اسمبلی پارٹی میں شامل ہو گئے ہیں۔ ان دونوں ممبروں کے نام یہ ہیں۔ رئیس الٰہی بخش لغاری اور سید گل محمد شاہ۔ ان دونوں ممبروں کی پارٹی میں شمولیت سے پیرزادہ عبدالستار کے حامیوں کی تعداد اکاون ہو گئی ہے۔ اس طرح انہیں پارٹی میں واضح اکثریت حاصل ہو گئی ہے مسلم لیگ اسمبلی پارٹی کے کل ممبروں کی کل تعداد (۸۷) ستاسی ہے۔

پنجاب کا محکمہ بحالیات متروکہ جائیدادوں کی الاٹمنٹ کی

—— جانچ پڑتال شروع کرے گا ——

لاہور ۲۶ مئی۔ حکومت پنجاب کا محکمہ بحالیات تمام متروکہ مکانوں اور دوکانوں کی جانچ پڑتال عنقریب شروع کرنے والا ہے۔ اس جانچ پڑتال کا مقصد یہ ہے۔ کہ غیر مستحق لوگوں اور مقامی باشندوں کے قبضہ میں جو مکانات اور دوکانیں ہیں وہ انہیں اپنی تحویل میں لے لے۔ حکومت نے محکمہ بحالیات کے افسروں کو یہ حکم جاری کیا ہے کہ خاص منظوری کے علاوہ آئندہ مقامی لوگوں کو کوئی الاٹمنٹ نہ کی جائے اور نہ مقامی لوگوں کی ناجائز الاٹمنٹوں کو قانونی حیثیت دی جائے۔ اس جانچ پڑتال کے بعد جو مکانات اور دوکانیں دستیاب ہوں گی۔ انہیں ایسے مہاجروں کو الاٹ کیا جائے گا۔ جو حکام کو اس امر کا تسلی بخش یقین دلا دیں کہ وہ جہاں جس قسم کی جائداد چاہتے ہیں۔ ہندوستان میں اسی قسم کی جائداد چھوڑ کر آئے ہیں۔

اردن کی عارضی صلح کے کمیشن سے شکایت

عمان ۲۶ مئی۔ اردن نے فلسطین کے عارضی صلح کے کمیشن سے اسرائیلی جارحیت کے متعلق تین شکایتیں کی ہیں۔ ان شکایتوں میں کہا گیا ہے کہ اسرائیلیوں نے سرحد پار کر کے اردنی باشندوں پر گولیاں چلائیں اور فصلیں جلا دیں۔

اقوام متحدہ سے ہند چینی میں مداخلت کرنے کا مطالبہ

جنیوا ۲۶ مئی۔ تھائی لینڈ سلامتی کونسل میں یہ قرارداد پیش کرے گا کہ اقوام متحدہ ہند چینی میں مداخلت کرے۔ اس امر کا انکشاف تھائی لینڈ کے وزیر خارجہ نے جنیوا میں کیا۔

مراکش میں بم کے حادثہ میں ایک فرانسیسی افسر ہلاک

کاسا بلانکا ۲۶ مئی۔ کل ریٹائرڈ شدہ فرانسیسی ریذیڈنٹ جنرل کے حفاظتی دستہ پر جو بم پھینکا گیا تھا۔ اس میں زخمی ہونے والوں میں سے ایک فرانسیسی سارجنٹ میجر زخموں کی تاب نہ لا کر چل بسا۔ اس حادثہ میں دو اشخاص ہلاک اور آٹھ زخمی ہوئے۔ پانچ کی حالت نازک ہے۔

صوبہ سرحد میں شہری آزادی پوری طرح برقرار ہے (وزیر اعلیٰ)

کراچی ۲۶ مئی۔ صوبہ سرحد کے وزیر اعلیٰ سردار عبدالرشید نے کہا ہے کہ صوبہ کی غذائی صورت حال اطمینان بخش ہے۔ آپ نے کہا۔ اجناس کی قیمتوں میں جو کمی کی گئی ہے۔ اس سے عام لوگوں کا بار کم ہو گیا ہے۔ آپ نے بتایا کہ صوبہ کے ضمنی انتخابات عنقریب ہی منعقد کئے جائیں گے۔ صوبہ سرحد میں حال ہی میں جو گرفتاریاں ہوئی ہیں۔ ان کے متعلق آپ نے بتایا۔ کہ ان کی کوئی سیاسی اہمیت نہیں ہے۔ بلکہ یہ مقامی نوعیت کی ہیں۔ وزیر اعلیٰ نے کہا میں نے اظہار رائے کی آزادی برقرار رکھنے کا جو وعدہ کیا تھا۔ میں اس پر پوری طرح قائم ہوں۔ اور جب تک قانونی حدود کو نہ توڑا جائے گا شہری آزادی میں کوئی مداخلت نہیں کی جائے گی۔

سندھ صوبائی مسلم لیگ کا جلسہ

حیدرآباد ۲۶ مئی۔ آج حیدرآباد میں سندھ صوبائی مسلم لیگ کا جلسہ ہوا۔ مسٹر کھوڑو نے صدارت کی۔ جلسہ میں ۱۲ ممبروں کی ایک سب کمیٹی قائم کی گئی۔ جو پاکستان مسلم لیگ کے صدر سے مل کر صوبہ کی سیاسی صورت حال پر بحث کرے گی

مرکزی کابینہ اور مغربی پاکستان کے وزرائے اعلیٰ کا اجلاس

کراچی ۲۶ مئی۔ مرکزی کابینہ اور مغربی پاکستان کے صوبوں کے وزرائے اعلیٰ کا اجلاس آج صبح پھر ہوا۔ وزیر اعظم مسٹر محمد علی نے صدارت کی۔ تین گھنٹوں کے اس اجلاس میں دریائے سندھ کے پانی کے جھگڑے پر پھر بحث کی گئی۔ اجلاس کل پھر ہوگا۔

درسی کتب میں خط نسخ رائج کیا جائے

لاہور ۲۶ مئی۔ حکومت پنجاب نے فیصلہ کیا ہے کہ یکم اپریل ۱۹۵۵ء سے پرائمری اور مڈل جماعتوں کی درسی کتب میں بتدریج خط نسخ رائج کیا جائے

ایڈیٹر:- روشن دین تنویر

مسعود پرنٹرز و پبلشر نے انصاف پریس لاہور میں طبع کرا کر ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا

القصیدة

ذیل کی عربی نظم لبنان کے دو احمدی دوستوں ابوصالح السید نجم الدین اور السید توفیق الصفدی کے فکرِ سخن کا نتیجہ ہے۔ جو انہوں نے سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفة المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز پر گذشتہ دنوں قاتلانہ حملہ کے حادثہ سے متاثر ہو کر کہی ہے۔ (ادارہ)

امیرالمومنین فدتك نفسی　　ولعبد النفس ما کان افتداء
علمت بما جری من فعل وغد　　ابی فی دربه الا التواء
شفاك الله من جرح بقلبی　　له الم ولیس له دواء
سوی ان تبقی یا مولائی دوما　　معافی رغم ما رادوا وشاؤوا
وقد حمل الاثیر لهیب جرح　　کومض البرق لیس له انطفاء
فوافاك البنون سراع خطو　　جهاد دابهم لا الانحناء
وقد عقدوا الیمین بان یشوروا　　اذا للخصم لم یطمس لواء
تشق دجی الضلال لتبنی صرحا　　متین العمد یغمره الضیاء
فشرع الاحمدیة فیه یعطی　　لوجه الله ما وسع العطاء
ایا مولائی یا من شع قلبی　　لذکرك وازدهی منی الرواء
رماك بسهمه فدم زنیم　　اصاب الروح منا والکلاء
وما عرف الخوون بما جناه　　وما عرف الجحیم له جزاء
ملایین بذی الدنیا مادت　　فلا تعجب فقد عم البلاء
تسائل عنك محمود السجایا　　وتبتهل المسرة والشفاء
فدتك الاحمدیة یا اماما　　وروحی یا امیرك الفداء
وعافاك المهیمن من جروح　　جروحا اودعت فی الصدر داء
اذا ماکان مولانا بخیر　　فنحن وما لك الدنیا سواء
ذکرت بجرحك الفاروق لما　　رماه الوغد وانقطع الرجاء
وعثمان النقی قتیل بیت　　کذالك علی اتقی الاتقیاء
تاسی فیهم یا ابن المعالی　　ولا تنس شهید الکربلاء
ولا تجزع ایا کنزی وذخری　　فما لحوادث الدنیا انتهاء
علیك سلام ربی کل حین　　سلام ما به قط ریاء

ترجمہ :- اے امیرالمومنین! میری جان آپ پر فدا ہو۔ اور جان سے بڑھ کر کیا فدیہ ہوگا؟
- ایک شریر و سرکش غیر مہذب انسان نے اپنے فعل سے آپ کو جو نقصان پہنچایا ہے۔ مجھے اس کا علم ہوا۔
- اللہ تعالیٰ آپ کو اس زخم سے شفا بخشے۔ جس کی وجہ سے میرے دل میں ایسا درد ہے جس کا کوئی علاج نہیں۔
- بجز اس کے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے آپ ہمیشہ صحت مندانہ زندگی بسر کریں۔ اور دشمن اپنے ارادوں میں ناکام ہو۔
- تار کے ذریعہ زخم کا شعلہ جو قائم رہنے والی بجلی کی چمک کی مانند تھا۔ ہم افرادِ جماعت تک پہنچا۔
- آپ کے روحانی فرزند تیز قدموں کے ساتھ فوراً آپ کے پاس پہنچے۔ اور یہ لوگ جہاد کے عادی ہیں۔ اور دشمن کے آگے سرنگوں ہونا ان کا طریق نہیں۔
- انہوں نے قسم کھا رکھی ہے۔ کہ جب تک دشمن کا جھنڈا سرنگوں نہ ہو۔ ان کے جوش میں کمی نہ ہوگی۔
- یہ روحانی سپاہی گمراہی کی تاریکیوں کو پاش پاش کر دیں گے۔ اور آخر کار ان سے ایک روحانی محل تیار ہوگا۔ جس کے ستون مضبوط ہوں گے۔ اور جو ہمیشہ پُرنور رہے گا۔

تعلیم الاسلام ہائی سکول میں چوہدری خلیل احمد صاحب ناصر مبلغ امریکہ کی تقریر

محترم چوہدری خلیل احمد صاحب ناصر مبلغ انچارج امریکہ نے تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ کے طلباء اور اساتذہ کو خطاب فرمایا۔ امریکہ کے متعلق آپ نے اپنے مخصوص انداز میں اقتصادی۔ تمدنی اور تعلیمی حالات بیان کئے۔ اور بعض ان خوبیوں کا ذکر کیا۔ جن پر کاربند ہو کر امریکہ ترقی کی منازل طے کر رہا ہے۔ آپ نے مثالیں دیکر طلباء کے ذہن نشین کرایا۔ کہ اصل میں تمام محاسن اور خوبیوں کی جڑ اسلام ہی ہے۔ مسلمانوں نے اسلام کی تعلیم کو بہت حد تک نظر انداز کر دیا ہے۔ اور دوسری قوموں نے اپنا لیا ہے۔ اس ضمن میں آپ نے جماعت احمدیہ کی تبلیغی مساعی کا ذکر کیا۔ اور بتلایا کہ کس طرح ہم صحیح اسلامی روح کو قائم کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ آپ کی تقریر کے بعد جو دلچسپ معلومات سے پُر اور ہر لحاظ سے حاضرین کے لئے مفید تھی۔ متعدد طلباء نے بعد سوالات کر کے بعض امور کے متعلق وضاحت چاہی۔ سوال و جواب کا یہ سلسلہ پندرہ بیس منٹ تک جاری رہا۔ اس کے بعد صدر محترم صوفی محمد ابراہیم صاحب ہیڈ ماسٹر نے چوہدری صاحب موصوف کا شکریہ ادا کیا۔ (نامہ نگار)

دعائے مغفرت

(۱) مورخہ ۷ ار رمضان المبارک کو تین بجے صبح برادرم مولوی غلام احمد صاحب درویش برادر خورد مولوی عبدالکریم صاحب جلال پوری حال پشاور چار پانچ ماہ بیمار رہ کر فوت ہو گئے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم نہایت مخلص احمدی اور مرنجاں مرنج طبیعت اور ہر حالت میں صابر و شاکر رہتے تھے۔ مرحوم نے اپنے پیچھے چار چھوٹے چھوٹے بچے اور ایک بیوہ چھوڑی ہے۔ احباب دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت نصیب فرمائے۔ اور ان کے پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرما دے۔ اور ان کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین (مرزا محمد لطیف۔ اکبر احمدیہ دار التبلیغ پشاور) (۲) میرے والد ملک محمد کریم صاحب بتاریخ ۱۷ مئی ۱۹۵۴ء بروز منگل صبح ۲ بجے وفات پا گئے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ خاندان حضرت مسیح موعود۔ صحابہ کرام اور احباب جماعت دعائے مغفرت فرمائیں۔ شریف احمد سوز متعلم بی۔ ایس سی تعلیم الاسلام کالج لاہور حال وہاڑی ضلع ملتان۔

اعلان گمشدگی

محمد عبداللہ جالندھری فوٹو گرافر ساکن سرائے رتن چند چوہا سیدن شاہ کے میلہ پر آٹھ دن کے لئے گئے تھے۔ تقریباً دو ماہ گذر چکے ہیں۔ ابھی تک ان کی طرف سے کوئی اطلاع نہیں مل سکی۔ اگر کسی احمدی بھائی کو ان کے متعلق علم ہو۔ یا وہ خود یہ اعلان پڑھیں۔ تو اپنی خیریت کی جلد اطلاع دیں۔ ہم لوگ بہت پریشان ہیں۔ (محمد عبدالغنی مہاجر ساکن سرائے رتن چند لاہور)

× اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے اور اس کے رحم سے احمدیت کو ہر ممکن ترقی اور پھیلاؤ عطا ہوگا۔
- اے میرے آقا! تیرے ذکر سے میرے دل میں نورانی شعاع داخل ہوئی۔ اور میرے چہرے پر رونق آگئی۔
- ایک کمینے اور بدبخت انسان نے تجھ پر تیر چلایا۔ جو درحقیقت ہماری روح و جگر میں پیوست ہو گیا۔
- اس مجرم کو معلوم نہیں کہ اس نے کتنا بڑا جرم کیا۔ اور وہ یہ بھی نہیں جانتا۔ کہ اس جرم کی سزا جہنم ہے۔
- اس واقعہ سے دنیا کے لاکھوں انسانوں کو صدمہ ہوا۔ اے آقا اس صدمہ کی عمومیت سے آپ متعجب نہ ہوں۔
- اے پاکیزہ خصائل امام! تیرے بارے میں کمالات مجسم سوال بن رہے ہیں۔ اور مسرت و شفا خود دعا گو ہیں۔
- اے امام! جماعت احمدیہ تجھ پر قربان۔ اے امیر! میری جان آپ پر نثار ہو۔
- اے امام اللہ تعالیٰ آپ کو ان زخموں سے جلد شفا بخشے۔ جنہوں نے میرے سینہ میں مستقل زخم اور بیماری پیدا کر دی ہے۔ - جب ہمارا آقا خیر و عافیت سے ہو۔ تو ہمیں ساری دنیا کی بادشاہت ملنے کے برابر خوشی ہوتی ہے۔
- اے مثیل عمرؓ! تیرے زخم سے ہمیں حضرت عمرؓ کی یاد تازہ ہو گئی۔ جب ایک کمینہ انسان نے آپ پر وار کیا اور امید حیات جاتی رہی۔
- اور ایسا ہی حضرت عثمانؓ کی یاد تازہ ہو گئی۔ جو بے گناہ تھے اور گھر کے اندر شہید کئے گئے۔
- نیز حضرت علیؓ جو اتقی الاتقیاء تھے۔ کی یاد بھی تازہ ہو گئی۔
- اے بزرگوار امام! ان بزرگوں کے مصائب ہمارے لئے اسوہ ہیں۔ اور اس سلسلہ میں شہید کربلا حضرت امام حسینؓ کو بھی نہ بھلایا۔
اے آقا! تجھ سے مخفی نہ رہے۔ کہ ہمارے لئے گھبرانے کا کوئی موقع نہیں۔ کیونکہ دنیا کے حوادث کی کوئی انتہا نہیں۔
اے سرمایہ حیات! اور اے ذخیرۂ آخرت!! تجھ پر ہر گھڑی خدا تعالیٰ کا سلام! تجھ پر ہر گھڑی بنی نوع انسان کا سلام۔ جس میں کوئی ریاکارانہ جذبہ کارفرما نہیں۔

روزنامہ الفضل لاہور
مورخہ ۲۷ ہجرت ۱۳۳۲ہش

فتح نصیب جرنل

آج ۲۶ مئی جبکہ ہم یہ سطور لکھ رہے ہیں۔ اس عظیم الشان کے وصال کا دن ہے۔ جس نے تمام دنیا کے کناروں پر اسلام کا جھنڈا بلند کرنے کے لئے اپنی تمام عمر جہاد فی سبیل اللہ میں گزار دی۔ اور جس نے اللہ تعالےٰ کے حکم سے ایک ایسی فعال جماعت قائم کی جو آپ کے بعد آپ کے مشن کی تکمیل کے لئے اپنے خلفا کی راہ نمائی میں متواتر کوشش کر رہی ہے۔ اور جس کے مبلغ خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ تمام کرۂ ارض پر پھیلے ہوئے ہیں۔ جس نے کئی ایک زبانوں میں قرآن کریم کا ترجمہ چھاپ کر پھیلایا ہے۔ اور جو اسلام اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق مخالفین کی پھیلائی ہوئی غلط فہمیوں کو دور کرنے کی اہم مہم جاری کئے ہوئے ہے ؛

آج ۲۶ مئی کو وہ انسان دنیا سے رخصت ہو گیا تھا۔ جس کی وفات پر ملک کے بڑے بڑے لوگوں نے آپ کی خوبیوں کو سراہا تھا۔ اور ملکی اخبارات کو بھی آپ کے کام کی عظمت اور عمدگی کو تسلیم کرنا پڑا۔ اور آپ کی رحلت کو اسلام کے لئے ایک عظیم صدمہ سے تعبیر کیا۔ چنانچہ مولانا مولوی عبداللہ العمادی ایڈیٹر اخبار وکیل امرتسر نے لکھا۔

"وہ شخص بہت بڑا شخص جس کا قلم سحر تھا۔ اور زبان جادو۔ وہ شخص جو دماغی عجائبات کا مجسمہ تھا جس کی نظر فتنہ اور آواز حشر تھی۔ جس کی انگلیوں سے انقلاب کے تار الجھے ہوئے تھے۔ اور جس کی دو مٹھیاں بجلی کی دو بیٹریاں تھیں۔ وہ شخص جو مذہبی دنیا کے لئے تیس برس تک زلزلہ اور طوفان رہا جو شور قیامت ہو کر خفتگان خواب ہستی کو بیدار کرتا رہا ....

۔ مرزا صاحب کی اس رحلت نے ان کے بعض معتقدات سے شدید اختلاف کے باوجود ہمیشہ کی مفارقت پر مسلمانوں کو ان تعلیم یافتہ اور روشن خیال مسلمانوں کو محسوس کرا دیا۔ کہ ان کا ایک بہت بڑا شخص ان سے جدا ہو گیا۔ اور اس کے ساتھ مخالفین اسلام کے مقابلہ پر اسلام کی اس شاندار مدافعت کا جو اس کی ذات سے وابستہ تھی خاتمہ ہو گیا۔ ان کی یہ خصوصیت کہ وہ اسلام کے مخالفین کے برخلاف ایک فتح نصیب جرنل کا فرض پورا کرتے رہے۔ ہمیں مجبور کرتی ہے۔ کہ اس احساس کا کھلم کھلا اعتراف کیا جائے۔ تاکہ وہ مہتم بالشان تحریک جس نے ہمارے دشمنوں کو عرصہ تک پست و پامال بنائے رکھا۔ آئندہ بھی جاری رہے۔ اور اگر خوربختی مزاحم ملیح و احسان نہ ہو تو یک جہتی کے ساتھ مشترکہ فرض کی ادائیگی شرکت کے ساتھ اور جامعہ اسلامیہ کے مبارک اصولوں کے ساتھ .....

.... مرزا صاحب کا لٹریچر جو مسیحیوں اور آریوں کے مقابلہ پر ان سے ظہور میں آیا قبول عام کی سند حاصل کر چکا ہے۔ اور اس خصوصیت میں وہ کسی تعارف کے محتاج نہیں۔ اس لٹریچر کی قدر و عظمت آج جبکہ وہ اپنا کام پورا کر چکا ہے۔ ہمیں دل سے تسلیم کرنی پڑتی ہے۔ اس لئے کہ وہ وقت ہرگز لوح قلب سے نسیاً منسیا نہیں ہو سکتا۔ جبکہ اسلام مخالفین کی یورشوں میں گھر چکا تھا۔ اور مسلمان جو حافظ حقیقی کی طرف سے عالم اسباب و وسائط میں حفاظت کا واسطہ ہو کر اس کی حفاظت پر مامور تھے۔ اپنے قصوروں کی پاداش میں پڑے سسک رہے تھے۔ اور اسلام کے لئے کچھ نہ کرتے تھے یا نہ کر سکتے تھے۔ ایک طرف حملوں کے امتداد کی یہ حالت تھی۔ کہ ساری مسیحی دنیا اسلام کی شمع عرفان حقیقی کو سر راہ منزل مزاحمت سمجھ کے مٹا دینا چاہتی تھی۔ اور عقل و دولت کی زبردست طاقتیں اس حملہ آور کی پشت گری کو ٹوٹی پڑتی تھیں۔ اور دوسری طرف ضعف مدافعت کا یہ عالم تھا کہ توپوں کے مقابلہ پر تیر بھی نہ تھے۔ اور حملہ اور مدافعت دونوں کا قطعی وجود ہی نہ تھا۔ چونکہ خلاف اصلیت محض شامت اعمال سے مفسدہ ۱۸۵۷ء کا نفس ناطقہ مسلمان ہی قرار دیئے گئے تھے۔ اس لئے مسیحی آبادیوں اور خاصکر انگلستان میں مسلمانوں کے خلاف پولٹیکل جوش کا ایک طوفان برپا تھا۔ اور اس سے پادریوں نے صلیبی لڑائیوں کی داعیان راہ سے کم فائدہ نہ اٹھایا۔ قریب تھا۔ کہ خوفناک مذہبی جذبے ان حضرات کے میراثی عارضہ قلب کا جو اسلام کی خود روسرسبزی کے سبب بارہ تیرہ صدیوں سے ان میں نسلاً بعد نسلاً منتقل ہوتا چلا آتا تھا اندمال ہو جائے۔ کہ مسلمانوں کی طرف سے وہ مدافعت شروع ہوئی۔ جس کا ایک حصہ مرزا صاحب کو حاصل ہوا ....

اس کے علاوہ آریہ سماج کی زہریلی کچلیاں توڑنے میں مرزا صاحب نے اسلام کی بہت خاص خدمت انجام دی ہے ....

اس وقت سے آخر عمر تک مرزا صاحب آریہ سماج کے چہرہ سے انیسویں صدی کے ریفارمر کا چڑھا ہوا ملمع اتارنے میں مصروف رہے۔ ان کی آریہ سماج کے مقابلہ کی تحریروں سے اس دعوے پر نہایت صاف روشنی پڑتی ہے ..

... فطری ذہانت و مہارت اور مسلسل بحث مباحثہ کی عادت نے مرزا صاحب میں ایک شان خاص پیدا کر دی تھی۔ اپنے مذہب کے علاوہ مذاہب غیر پر ان کی نظر نہایت وسیع تھی۔ اور وہ اپنی معلومات کا نہایت سلیقہ سے استعمال کر سکتے تھے۔ تبلیغ و تلقین کا یہ ملکہ ان میں پیدا ہو گیا تھا کہ مخاطب کسی قابلیت یا کسی مشرب و ملت کا ہو۔ ان کے برجستہ جواب سے ایک دفعہ ضرور گہرے فکر میں پڑ جاتا تھا۔

... مرزا صاحب کا دعوےٰ تھا کہ میں ان سب کے لئے حکم و عدل ہوں۔ لیکن اس میں کلام نہیں۔ کہ ان مختلف مذاہب کے مقابلہ پر اسلام کو نمایاں کر دینے کی ان میں مخصوص قابلیت تھی۔ اور یہ نتیجہ تھی۔ ان کی فطری استعداد کا۔ ذوق مطالعہ اور کثرت مشق کا۔ آئندہ امید نہیں ہے کہ ہندوستان کی مذہبی دنیا میں اس شان کا شخص پیدا ہو۔ جو اپنی اعلےٰ خواہشیں محض اس طرح مذاہب کے مطالعہ میں صرف کر دے۔"

یہ اقتباسات ان تحریروں میں سے صرف ایک تحریر سے ہیں۔ جو حضور اقدس علیہ السلام کے وصال پر ملک کے اخبارات میں شائع ہوئیں۔ اور یہ کوئی معمولی شخص کی تحریر نہیں بلکہ ایک ایسے شخص کی تحریر ہے۔ جو اس زمانہ میں ایک نہایت بلند پائے کا اخبار نویس سمجھا اور مانا جاتا ہے۔ ایڈیٹر اخبار وکیل امرتسر نے پھر اپنی اشاعت ۳۰ مئی ۱۹۰۸ء میں لکھا۔

"غیر مذاہب کی تردید میں اور اسلام کی حمایت میں جو نادر کتابیں انہوں نے تصنیف کی تھیں۔ ان کے مطالعہ سے جو وجد پیدا ہوا۔ وہ اب تک نہیں اترا ہے۔ ان کی کتاب براہین احمدیہ نے غیر مسلموں کو مرعوب کر دیا۔ اور اسلامیوں کے دل بڑھا دیئے۔ اور مذہب کی پیاری تصویر کو ان آلائشوں اور گرد و غبار سے صاف کر کے دنیا کے سامنے پیش کیا جو مجاہیل کی توہم پرستیوں اور فطری کمزوریوں نے چڑھا دیئے تھے۔ غرضکہ اس تصنیف نے کم از کم ہندوستان کی حد میں دنیا میں ایک گونج پیدا کر دی۔ جس کی صدائے بازگشت اب تک ہمارے کانوں میں آ رہی ہے۔ کیریکٹر کے لحاظ سے مرزا صاحب کے دامن پر سیاہی کا چھوٹا سا دھبہ بھی نظر نہیں آتا وہ ایک پاکباز جینا جیا۔ اور اس نے ایک متقی کی زندگی بسر کی۔ غرضیکہ مرزا صاحب کی ابتدائی زندگی کے پچاس سالوں نے بلحاظ اخلاق و عادات اور پسندیدہ اطوار اور کیا بلحاظ خدمات و حمایت دین مسلمانان ہند میں ان کو ممتاز برگزیدہ اور قابل رشک مرتبہ پر پہونچا دیا۔"

(باقی صفحہ ۔ پر)

حیاتِ مسیح کے عقیدہ کے بدنتائج

محمد شفیع اشرف

(۲)

(کرے " دسلک مروارید ملا")

عیسائیوں کا ایک بہت بڑا اعتراض اسلام پر یہ ہوتا۔ کہ اسلامی عقائد کی رو سے حضرت عیسٰے آسمان پر اب تک موجود ہیں۔ اس کے برعکس اسلام کے بانی حضرت محمد مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم فوت ہو چکے ہیں۔ اور زمین میں مدفون ہیں۔ اگر آپ مسیح سے افضل ہوتے اور اللہ تعالےٰ کو آپ سے مسیح کی نسبت زیادہ محبت ہوتی۔ تو اللہ تعالےٰ ان پر بھی موت وارد نہ کرتا۔ اور ان کی مصیبتوں اور دکھوں کے وقت صبروشکر کی تلقین کی بجائے کفار کی نگاہوں کے سامنے حضرت مسیح کی مانند آسمان پر لے جا کر اپنے دہنے ہاتھ بٹھاتا۔ لیکن ہم دیکھتے ہیں کہ ایسا نہیں ہوا۔ پس ایک زندہ سے مردہ کو کیا نسبت۔ چنانچہ ایک دفعہ مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری نے اپنے اخبار "اہلحدیث" مورخہ ۲ اگست ۱۹۰۷ء میں عیسائی اخبار "نور افشاں" کے ایک ایڈیٹوریل "مسیحیت کی خصوصیت" کے جواب میں بعض امور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی فضیلت کے متعلق لکھے۔ تو اس کے جواب میں مشہور عیسائی پادری اکبر مسیح نے ایک مضمون "مسیحیت کی خصوصیت سے اہلحدیث کا انکار" کے عنوان سے رسالہ "تجلّی" میں لکھا جو پادری اکبر مسیح کے بعض مضامین کے مجموعہ "سلک مروارید" جلد ۱ کے صفحہ ۸۷ تا ۹۰ پر نقل کیا گیا ہے۔ اسی مضمون میں پادری اکبر مسیح مولوی ثناء اللہ صاحب کو مخاطب کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

"ایک بڑی خصوصیت مسیح کی تمہارے مسلمہ عقیدہ کے مطابق اور نیز ہمارے عقیدہ کے یہ ہے۔ کہ وہ زندہ ہے۔ مردہ نہیں۔ گو کہ تمام انبیاء و رسل صاحب شریعت مر گئے۔ اور اپنی اپنی قبروں میں نفخ صور کے منتظر پڑے ہیں۔ زندہ نبی صرف مسیح ہی ہے۔ اور جس طرح زندہ مردہ سے افضل ہے۔ زندہ نبی کا مذہب بھی مردہ نبیوں کے مذاہب سے افضل ہونا چاہیئے۔ اب خصوصیت سے انکار کے معنے اگر عیسائیوں کے عقائد و اعمال میں خرابیاں واقع ہو گئی ہیں تو گھبرا گئے نہیں۔ آپ ہم دونوں چشم براہ ہیں کہ ان کی اصلاح خود آ کر وہ زندہ نبی

پھر اسی بناء پر عیسائیوں نے اسلام پر یہ اعتراض کرنا شروع کیا کہ اسلام کے بانی کو مسیح ناصری کی نسبت اللہ تعالےٰ کی طرف سے کم نشانات اور تائیدات دی گئی ہیں۔ حضرت مسیح ناصری باقی تمام انبیاء سے بہرحال افضل اور نرالے ہیں اور بالخصوص آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے تو وہ زیادہ بڑھ کر خدا کے پیارے ہیں۔ کیونکہ مختلف مصائب اور مشکلات میں جبکہ آپ کی جان پر بنی ہوئی تھی۔ اللہ تعالےٰ نے صرف صبر کی ہی تلقین کی۔ اور آسمان پر نہ اٹھایا۔ بلکہ کفار کے مطالبہ پر بھی "ترقی فی السماء" کا معجزہ نہ دکھا سکے۔ اور اس وقت بھی قل سبحان ربی ھل کنت الا بشراً رسولاً کہہ کر ٹال گئے۔ اور آسمان پر بہرحال نہ جا سکے۔ لیکن اس کے مقابل پر حضرت مسیح کو جونہی ان کے دشمنوں نے ذرا سی بھی تکلیف دینے کا ارادہ کیا۔ تو اللہ تعالےٰ نے اپنے خاص جذبۂ محبت سے حضرت عیسٰے کو بچا لیا۔ اور ان کی تدبیروں کے برخلاف انہیں آسمان پر لے گیا۔ چنانچہ عیسائیوں کے اسی اعتراض کو عیسائیوں کے مشہور رسالہ "حقائق قرآن" میں بڑی شدومد کے ساتھ ان الفاظ میں دہرایا گیا ہے۔

"از روئے قرآن عیاں ہے کہ جس وقت مسیح کو دشمنوں نے پکڑنا چاہا۔ فرشتے آسمان سے نازل ہوئے۔ اور اسے بجسم عنصری اٹھا کر آسمان پر لے گئے۔ لیکن جب کہ میں دشمنوں نے محمدؐ صاحب کا محاصرہ کیا۔ تو نہ کوئی فرشتہ ان کو بچانے کے لئے آیا۔ اور نہ وہ آسمان پر پہنچائے گئے۔ دیگر انبیاء کو بھی اگر بچایا ہے تو زمین پر...... آسمان پر حفاظت اس امر کی دلیل ہے۔ کہ وہ تمام انبیاء اور رسل سے نرالا اور افضل ہے"۔

اسی طرح "المسیح فی الاسلام" کا مصنف لکھتا ہے:۔

"دیکھو محمدؐ اور مسیح میں کتنا عظیم الشان فرق ہے۔ مسیح کے لئے انجیل اور قرآن گواہی دیتا ہے۔ کہ آخرت میں وجیہہ ہے۔ اور خدا نے اسے اپنے پاس اٹھا لیا ہے۔ اور یہ عام مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ مسیح اب آسمان میں زندہ ہے

پس اس سے ظاہر ہے کہ قرآن مسیح کو محمدؐ پر اس امر میں بلند پایہ قرار دیتا ہے۔ کیونکہ وہ آسمان میں ہے"۔

(المسیح فی الاسلام ص۲۷)

اسی طرح رسالہ حقائق قرآن کا ایک اور اعتراض جسے مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری نے اپنی کتاب "جوابات نصارٰی" میں ایک سوال کی صورت میں نقل کیا ہے۔ وہ بھی اسی قسم کا ہے۔ اور اس میں بھی یہی دہرایا گیا ہے کہ

"حضرت محمدؐ عرصہ ہوا فوت ہو گئے اور حضرت مسیح ابھی تک آسمان پر زندہ ہیں۔ قرآن کہتا ہے زندہ اور مردہ برابر نہیں۔ اور احادیث مسلمات قرب قیامت مسیح بنی آدم کی راہبری کے لئے آئیں گے۔ اور آخر ہادی مسیح ٹھہرا۔ لہٰذا ثابت ہوا کہ مسیح افضل ہیں" (ص۱)

گویا صرف اس وجہ سے کہ اسلام کے نام لیواؤں نے غلط انداز میں قرآن کو سمجھا تھا۔ اور صحیح تعلیم کو بھول کر وہ بھول بھلیوں میں پھنس گئے تھے۔ اس کا یہ نتیجہ انہیں دیکھنا پڑا کہ اب از روئے قرآن عیسائی ثابت کر سکتے تھے کہ مسیح محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے افضل ہے۔ گو حقیقت میں قرآن شریف اس کا مدعی نہ تھا۔ لیکن افسوس قرآن کے دعویداروں نے خود قرآن کو جھٹلایا۔ اور قرآن کے وہ معنے کئے۔ جو اللہ تعالےٰ اور اس کے رسول کے منشاء کے سراسر خلاف تھے۔

اس اعتراض کے علاوہ اسی مسئلہ کو بنیاد بنا کر عیسائیوں نے اسلام کی صداقت پر یوں حملہ کرنا شروع کیا کہ

"مرزا جی کا یہ بیان سراسر غلط ہے (اور واقعات کی روشنی میں) کہ اسلام کی تعلیم اور حضرت محمد پیغمبر اسلام کی برکت نے انہیں مسیح کا نام بخشا۔ اگر اسلام میں قوت اور طاقت ہوتی تو اس سے پہلے وہ کچھ اپنا کمال دکھلاتا۔ واقعی امر تو یہ ہے کہ اسلام مسیح تو کیا ان کے حواریوں جیسے اوصاف والی ہستیاں بھی پیدا کرنے کی طاقت نہیں رکھتا"۔ (مضمون پادری احمد مسیح رسالہ المائدہ دسمبر ۱۹۳۲ء ص۸۲)

اگر غور کیا جائے تو فی الحقیقت یہی ایک حملہ اسلام پر بہت بڑا حملہ تھا۔ جو انہوں نے اسلام کی قوت قدسیہ اور طاقت روحانیہ پر کرنا شروع کیا۔ کیونکہ وہ برملا کہتے تھے کہ اگر اسلام میں کسی مصلح اور نبی کے پیدا کرنے کی طاقت ہوتی۔ اگر اس کے ہاں روحانیت اس قدر قوی ہوتی۔ کہ وہ اپنے کسی متبع کو کامل بنا کر ہدایت کے لئے مبعوث کر سکے۔ یا اگر بانی اسلام کی قوت قدسیہ اس قدر زبردست ہوتی۔ کہ وہ اپنے کسی ماننے والے کو ان اوصاف سے متصف کر سکتے۔ تو کیا ضرورت تھی۔ کہ امت محمدیہ کی خرابی کے وقت مسیح ناصری آسمان سے تشریف لاتے۔ یسوع مسیح ناصری کا دوبارہ آنا صرف اور صرف اس لئے ہے کہ امت محمدیہ میں کوئی ایسا شخص پیدا ہو ہی نہیں سکتا۔ (باقی)

بقیہ لیڈر ص۳

ان اقتباسات سے یہ ظاہر ہوتا ہے۔ کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ذات والا صفات آپ کی تصانیف اور آپ کے اسلام کے لئے جہاد فی سبیل اللہ نے مسلمانوں کو کس قدر متاثر کیا تھا۔ آپ کا دعوےٰ تھا کہ آپ اللہ تعالےٰ کی طرف سے تجدید و احیائے اسلام کے لئے مامور ہیں۔ آپ نے اپنا یہ دعوےٰ پوری تحدی سے پیش کیا۔ اور اس یقین سے پیش کیا۔ کہ سعید روحوں کی ایک جماعت آپ کے گرد جمع ہو گئی۔ جس نے آپ کے مشن کے کام کو جاری رکھا۔ اور آج وہ اپنے کام میں اتنی ترقی کر چکی ہے۔ جس کا تھوڑا سا ذکر ہم نے شروع میں کیا ہے۔ یہ آہستہ آہستہ مگر یقینی کامیابی خود اس امر کی دلیل ہے۔ کہ آپ بے شک اللہ تعالےٰ کی طرف سے اسلام کی تجدید و احیا کے لئے کھڑے ہوئے تھے۔ اور جو جماعت آپ نے بنائی۔ وہ بھی اللہ تعالےٰ کے حکم سے بنائی گئی۔

اس لئے ہر وہ شخص جو اپنے تئیں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت کا رکن بتاتا ہے۔ وہ بھی بالواسطہ آپ کی جماعت کا فرد ہونے کی وجہ سے اسلام کے تجدید و احیا کے لئے جہاد فی سبیل اللہ میں اپنی تمام زندگی گزار دینے کے لئے مامور ہے۔ کیونکہ جماعت میں داخل ہونے کا صرف ایک یہی مقصد ہے۔ کہ ہم اپنا جان و مال اس کام کی تکمیل کے لئے قربان کر دیں۔ جس کے لئے اللہ تعالےٰ نے ہمیں کھڑا کیا ہے۔

زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی ہے

مذاہب عالم کانفرنس جاپان میں اسلامی تعلیم کی حقانیت و برتری کا اظہار

حاضرین کانفرنس میں اسلام سے متعلق گہری دلچسپی

جامعۃ المبشرین ربوہ میں مکرم چوہدری خلیل احمد صاحب ناصر ایم۔اے انچارج امریکہ مشن کی تقریر

ربوہ ۲۰ مئی بروز جمعرات صبح چھ بجے زیر صدارت مولوی ابوالعطاء صاحب جالندھری پرنسپل جامعۃ المبشرین مکرم چوہدری خلیل احمد صاحب ناصر ایم۔اے انچارج امریکہ مشن نے ایک تقریر فرمائی۔ جس میں آپ نے اپنے خصوصیت سے سفر جاپان کا ذکر (آپ "ورلڈ ریلیجنز کانفرنس" میں اسلامی نمائندہ کے طور پر تشریف لے گئے تھے) کا ذکر فرمایا۔

تقریر شروع کرتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ ایک مبلغ جب اپنے مرکز ربوہ میں آتا ہے تو ان روحانی نعمتوں اور برکتوں کے حصول کے لئے بے تاب ہوتا ہے۔ جو کہ یہاں کے روحانی ماحول اور فضا سے حاصل ہو سکتی ہیں۔ باہر کی دنیا میں ... اور خصوصاً یورپین ممالک میں۔ لوگوں ... کی تہذیب و تمدن اور ان کا ماحول ایسا ہے جو کہ ہر وقت ابتلاء کا باعث ہو سکتا ہے۔ اور وہاں کی فضا روحانی نقطۂ نظر سے زہریلی ہے

اصل موضوع شروع کرتے ہوئے فرمایا کہ جاپان کی آبادی تقریباً آٹھ کروڑ ہے۔ اور اس کی آبادی گنجان ہے۔ باوجود کثرت آبادی کے اور باوجود اس کے کہ جنگ عظیم دوم کی وجہ سے ان کی اقتصادی و معاشی حالت تباہ ہو چکی تھی۔ ان [illegible] نے معیار زندگی کو قائم کر لیا [illegible] جاپان جنگ کی وجہ سے تباہ ہو چکا تھا۔ [illegible] ایٹم بم کی وجہ سے مکمل تباہ ہو گئے [illegible] ٹوکیو شہر بھی [illegible] جنگ کے خاتمہ کے بعد [illegible] کا دور ختم ہو گیا۔ [illegible] باوجود قبضہ کرنے کے [illegible] اقتصادی حالت بحال کرنے میں مدد دی اور ان لوگوں میں جو [illegible] کی روح عود کر آئی [illegible] دستور بنایا گیا جس میں شنٹو ازم کو بالکل الگ کر دیا۔ اور شہنشاہ کو آسمان سے اتار کر زمین پر رکھ دیا۔ جہاں وہ قبل از جنگ خدا سمجھا جاتا تھا۔ اب وہ اس رعب کو کھو چکا ہے۔ جس کی وجہ سے ذہنی اور روحانی طور پر جاپانیوں کے پورے نظام کو ایسی شکست ہو گئی کہ انہیں ایک خلا نظر آنے لگا۔ اور انہیں راہنمائی کی تلاش ہوئی۔ اس خلا کو پُر کرنے کے لئے امریکنوں کی طرف سے اس وقت پندرہ سو مشنری کام کر رہے ہیں۔ اور علاوہ ازیں جاپانیوں کے کئی عیسائی مشنری بھی اب کام کر رہے ہیں۔ مگر اس کے باوجود عیسائیت ان کی روح کو حقیقی تسلی نہیں دے سکی۔ اور نہ ہی شنٹو ازم کو آسانی سے چھوڑ سکتے ہیں۔ جہاں جاپانیوں کو سیاسی طور پر آزادی ملی۔ اور بر سر اقتدار آنے کا موقعہ ملا۔ وہاں مذہبی طور پر بھی انہیں ترقی کرنے کی خواہش پیدا ہوئی جس کا نتیجہ یہ ہے کہ کئی ذیلی موومنٹس (Movements) قائم ہو گئی ہیں۔ ان میں سے ایک موومنٹ اٹانا نیکیو ہے۔ جس نے کہ فیصلہ کیا تھا کہ ورلڈ ریلیجنز کانفرنس ہو اور اس کے موضوع پر تقاریر ہوں۔ چونکہ ہمارا رسالہ "مسلم سن رائز" جاپان بھی جاتا تھا۔ اسے دیکھ کر انہیں ہمارے مرکز کا علم تھا اس لئے انہوں نے ہمیں بھی اس کانفرنس میں شمولیت کی دعوت دی۔ چنانچہ مرکز ربوہ کی طرف سے مجھے [illegible] کو یہ ارشاد موصول ہوا کہ میں اس کانفرنس میں شرکت اختیار کروں چنانچہ میں وہاں گیا۔ مجھے اٹانا نیکیو موومنٹ کے ممبروں کے اخلاص پر رشک آتا ہے۔ نہایت مستعدی سے وہ کام کرتے ہیں۔ ہر ایک بیرونی ممالک سے جانے والے نمائندہ کا انہوں نے ذاتی طور پر جا کر استقبال کیا۔ اور نہایت عمدہ طور پر مہمان نوازی اور خاطر تواضع کی۔ پہلے دن انہوں نے جاپانی طرز کا کھانا پیش کیا۔ مگر دوسرے دن ہی جب معلوم ہوا کہ یہ انتظام ٹھیک نہیں تو پھر ہر ملک کے باشندوں کے لئے ان کے ملک کا کھانا پیش کرنے کا انتظام کر دیا گیا۔ ان میں سے کئی ایک ممبران نے ساری ساری جائیداد دین حق کو [illegible] موومنٹ کو دے دیئے ہیں۔

کانفرنس والوں کی طرف سے دس سوالات دیئے گئے تھے۔ جن کے جوابات ہر ایک نمائندہ نے اپنے اپنے مذہب کی رو سے پیش کرنے تھے۔ مثلاً یہ کہ آپ کا مذہب دنیا کی موجودہ حالت کے متعلق کیا کہتا ہے۔ اور اس کا کیا حل پیش کرتا ہے۔ کیا اب بھی الہام الٰہی نازل ہوتا ہے یا نہیں۔ آپ کا مذہب مردہ روحوں اور شیطانی روحوں کے متعلق کیا کہتا ہے۔ دنیا میں قیام امن کے لئے کیا کیا صورتیں اختیار کرنا ضروری ہیں۔ کیا آپ کے مذہب کی رو سے اب کوئی مذہبی رہنما آنے کا یا نہیں۔ کیا کوئی ایسی صورت آپ کے نزدیک ہے کہ دنیا میں ایک ہی مذہب قائم ہو جائے۔

کانفرنس کے پہلے ہی دن مجھے اللہ تعالیٰ نے موقعہ بہم پہنچایا کہ میں نے تین سوالوں کے جوابات پیش کئے۔ میں نے اس میں دنیا کی موجودہ حالت اور جاپان کی جنگ عظیم میں شرکت اور مصائب کا ذکر کیا۔ اور ان کا اسلامی نقطۂ نگاہ سے حل پیش کیا۔ میری تقریر کے بعد جو انگریزی میں تھی جاپانی میں اس کا ترجمہ سنایا گیا۔ جس کے اختتام پر دیر تک تالیاں بجتی رہیں۔ بعد میں صدر جلسہ نے مجھے لکھ کر بتلایا کہ میں نے اپنے صدارتی ریمارکس میں جو ہر تقریر کے بعد ہونے تھے یہ کہا ہے کہ میں آپ کی باتیں سنکر جذبات پر کنٹرول کرنے کی تاب نہ لا سکا۔ اور میری آنکھیں آنسوؤں سے ڈبڈباتی رہیں۔ میں ان آنسوؤں کو آپ کی خدمت میں ہدیہ کے طور پر پیش کرتا ہوں۔ میرے علاوہ دیگر مقررین نے ان سوالات کے جوابات دینے کی کوشش ہی نہ کی۔ اور اگر کی تو مختصراً۔ جب آخری دن آیا اور ابھی کافی مقررین کو تقریر کرنے کا موقعہ نہیں ملا تھا۔ تو مجھ سے پوچھا گیا کہ میں باقی سات سوالات کا بھی جواب دوں۔ نیز کہا کہ بہر حال آپ ان سات سوالات کے جوابات مکمل بیان کریں۔ اور وقت کی پرواہ نہ کریں۔ جتنا چاہیں وقت لیں۔ چنانچہ میں نے تمام سوالات کے جواب پیش کئے اور ان کا لفظ بلفظ جاپانی زبان میں ترجمہ اخبارات میں شائع کیا گیا۔ اس طرح اللہ تعالیٰ کے فضل سے ان کو اسلام سے ایک خاص شغف پیدا ہوا۔ یہ پہلا موقعہ جاپان میں تھا کہ اس قدر چنیدہ مجمع میں اسلامی نمائندہ کی طرف سے تقریر کی گئی۔ لوگوں نے قرآن مجید اور اسلامی لٹریچر کا مطالعہ کیا۔ دسویں سوال کے جواب میں میں نے کہا کہ بجائے اس کے کہ ہر مذہب کے لوگ اپنی اپنی الہامی کتب کی اشاعت کریں۔ کیوں نہ ایک کمیٹی بنا دی جائے۔ جو تمام الہامی کتب شائع کرے۔

میرے نزدیک موجودہ حالات میں یہ نہایت بہترین صورت ہے یا یہ کہ ہر ایک مذہب کے نمائندہ سے ایسی کتب لی جائیں جو ان کی الہامی کتب سے مستنبط دلائل پر مشتمل ہوں۔ اور کمیٹی مشترکہ طور پر ایسی کتب شائع کرے۔ یہ بھی میں نے پیش کیا کہ تمام مذاہب ہستی باری تعالیٰ کے قائل ہیں۔ اور کمیونزم ہی ایک ایسی آرگنائزیشن ہے کہ جو اللہ تعالیٰ کی ہستی کا انکار کرتی ہے۔ اسلئے کیوں نہ سب مذاہب ملکر اس کے خلاف ایک مذہبی محاذ بنائیں اور مقابلہ کریں۔ پھر ایک یہ تجویز بھی پیش کی گئی کہ گو دنیا تہذیب و تمدن کا دعویٰ کرتی ہے۔ مگر ان میں مذہبی تعصب ابھی باقی ہے۔ جس کی بناء پر وہ بزور طاقت فریق مقابل کو کچلنا چاہتی ہے۔ اس لئے ایسے مذہبی تعصب کے خلاف خواہ یہ کسی کی طرف سے بھی ظہور میں آئے۔ ہمیں ملکر آواز اٹھانی چاہیئے۔ میں نے کہا . . . . . اگر ایسا ہو سکے۔ تو ہمارے لئے یہ تجاویز نہایت مفید ثابت ہو سکتی ہیں۔

محترم ناصر صاحب کی تقریر کے اختتام پر سوالات کا موقعہ دیا گیا۔ چنانچہ حاضرین کے سوالات کا جواب دیتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ بیرونی ممالک سے شامل ہونے والے نمائندوں نے انگریزی میں تقاریر کیں۔ چنانچہ ترجمہ جاپانی میں سنایا جاتا رہا اور دوران تقاریر میں حاضرین باوجود نہ سمجھنے کے اطمینان سے سنتے رہے۔ نیز فرمایا کہ اسلام کے دو مزید نمائندے بھی وہاں حاضر تھے۔ جن میں سے ایک انڈونیشیا کے ایک پیر کا مرید تھا۔ جس نے اس سے یوگا سیکھی ہوئی تھی اور وہ وہاں یوگا پریکٹس کی ترویج پر زور دیتے رہے۔ دوسرے مسلم نمائندہ حیدر آباد دکن سے تھے۔ جنہوں نے صرف عام تقریر امن کے موضوع پر کی تھی۔ کل تیس (۳۰) کے قریب نمائندے تھے۔ جنہوں نے مختلف مذاہب کی نمائندگی کی۔ شنٹو ازم خدا کی ہستی کی قائل ہے۔ مگر ساتھ ہی ان کا یہ یقین ہے کہ مردوں کی روحیں دنیا میں چکر لگاتی رہتی ہیں۔ اور وہ دنیا کے معاملات پر کنٹرول کرتی رہتی ہیں۔ ان کے مندر ہیں۔ جن میں وہ سجدے بجالاتے اور سرلی وغیرہ بجاتے ہیں۔ اور روحوں سے مدد طلب کرتے ہیں۔ کانفرنس کی حاضری پانچ چھ سو افراد کے قریب تھی۔

آپ نے فرمایا کل ہی حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کو اٹانا نیکیو موومنٹ کی طرف سے خط آیا ہے کہ وہ ان تقادیر کو کتابی صورت میں شائع کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں . . . . شنٹو ازم والے بھی ایک مذہبی رہنما کے منتظر ہیں۔ مگر یہ کہ وہ کون ہوگا اس کا ابھی اظہار نہیں کرتے۔ غالباً وہ کہتے ہیں کہ جب زمین ہموار ہو جائے گی۔ اور لوگ اس قسم کے رہنما کو قبول کرنے پر آمادہ ہوں گے۔ تو پھر وہ خود ہی دعوےٰ کر دیں گے۔ آخر میں صدر مجلس نے محترم چوہدری صاحب اور حاضرین مجلس کا شکریہ ادا کیا۔ (خاکسار مقبول احمد پروفیسر جامعۃ المبشرین ربوہ)

ملک میں ایسے ہی مواقع پر حقیقی رہنما کی ضرورت ہوتی ہے

جو گلّے کے آگے بے اختیار ہو کر ہانکے جانے کی بجائے عوام کی صحیح معنی میں رہنمائی کرے

ممکن ہے سیاست دان احرار کو چیلنج کر کے مسلمان عوام میں غیر ہردلعزیز ہونے سے ڈرتے ہوں (قربان علی)

فسادات پنجاب کی تحقیقاتی عدالت کی رپورٹ کا پہلا باب!

(گذشتہ سے پیوستہ)

جہانگیر پارک میں تقریر

انجمن احمدیہ کراچی کی طرف سے ۱۷ اور ۱۸ مئی ۱۹۵۲ء کو جہانگیر پارک میں جلسہ ہونے کا اعلان کیا گیا جس کے مقرروں کی فہرست میں چودھری ظفراللہ خاں وزیر خارجہ کا نام بھی تھا۔ اگرچہ یہ جلسہ انجمن احمدیہ کے زیر اہتمام ہوا تاہم یہ بالکل جلسۂ عام تھا جس کی کارروائی سننے کے لئے ہر شخص کو آنے کی اجازت تھی۔ جلسہ سے چند روز قبل وزیر اعظم خواجہ ناظم الدین نے ایک فرقہ وارانہ عوامی جلسہ میں چودہری ظفراللہ خان کی شرکت کے ارادے کو ناپسندیدگی کی نگاہوں سے دیکھا تاہم چودہری ظفراللہ خان نے خواجہ ناظم الدین کو بتایا کہ وہ انجمن سے وعدہ کر چکے ہیں۔ اگر ان سے یہ بات پہلے کہہ دی جاتی۔ تو وہ اس جلسہ میں شرکت سے باز رہتے۔ انہوں نے کہا۔ میرا خیال ہے اس وعدے کے پیش نظر اس جلسے میں تقریر کرنا میرا فرض ہے۔ اگر وزیر اعظم کو اس پر اصرار ہے۔ کہ میں جلسہ میں شریک نہ ہوں تو میرا استعفا حاضر ہے۔

عالمانہ بحث

جلسہ کا پہلا اجلاس عوامی غم و غصہ کے مظاہر کے درمیان ہوا۔ اور اس کی کارروائی میں مداخلت کرنے کی کوششیں کی گئیں تاہم ۱۸ مئی کو امن وامان برقرار رکھنے کے لئے خاص انتظامات کئے گئے۔ اور چودہری ظفراللہ خان نے "اسلام زندہ مذہب ہے" کے عنوان پر تقریر کی۔ یہ تقریر اسلام کی فوقیت اور عالمی مذہب ہونے کی حیثیت سے اس کے حرف آخر ہونے پر عالمانہ بحث تھی۔ مقرر نے اس پر واضح کیا کہ قرآن آخری الہامی کتاب ہے۔ اور اس میں انسانیت کے لئے قطعی ضابطۂ عمل موجود ہے جسے نہ منسوخ کیا جا سکتا ہے نہ اس کی جگہ بعد کا کوئی اور ضابطہ لے سکتا ہے۔ مقرر نے یہ بھی کہا۔ کہ رسول اکرمؐ خاتم النبیین ہیں۔ انہوں نے انسانیت کو خدا کا آخری پیغام پہنچایا ہے اب کوئی ایسا نبی نہیں آئے گا۔ جو نئی شریعت لائے۔ یا قرآن کے کسی حکم کی تردید و تنسیخ کر کے یا اسے بدل کر نیا قانون بنائے۔ تقریر میں احمدی عقائد کا حوالہ صرف ایک مرتبہ آیا ——— وہ بھی اس سلسلے میں کہ اللہ کی طرف سے مجدد ہر دور میں ظاہر ہونے کے لئے مختلف افراد بھیجنے کا وعدہ ہے۔ تاکہ اسلام کو اپنی خالص ہیئت میں برقرار رکھا جائے اور اگر اس میں غلطیاں یا بدعتیں آ جائیں تو انہیں دور کر دیا جائے۔ انہوں نے دعویٰ کیا۔ کہ ایسے مجدد کا ظہور مرزا غلام احمد کی ذات میں ہوا ہے۔ چودہری ظفراللہ خان نے تقریر کے آخر میں کہا۔ احمدیت خدا کا لگایا ہوا پودا ہے جو اس لئے جڑ پکڑ چکا ہے کہ اسلام کو برقرار رکھنے کے متعلق قرآنی وعدہ کی تکمیل اس کے ذریعہ سے ہو سکے۔ اگر اس پودے کو اکھاڑ پھینکا جائے تو اسلام زندہ مذہب نہیں رہے گا۔ بلکہ ایک سوکھے ہوئے پیڑ کی طرح ہو جائے گا۔

بلووں کا باعث!

انجمن احمدیہ کا یہ جلسہ بلووں کا باعث بن گیا۔ حکام کو پیشگی اطلاع مل چکی تھی۔ کہ جلسہ میں گڑبڑ پیدا کرنے کی کوشش کی جائے گی۔ اس لئے امن بحال کرنے کی خاطر ضروری انتظامات پہلے ہی کر لئے گئے تھے۔ ۱۷ مئی کو بعض لوگوں نے جلسہ درہم برہم کرنے کی کوشش کرتے ہوئے اس پر سنگ باری کی۔ پولیس کے پندرہ سپاہیوں کو زخم آئے۔ لیکن صورت حال پر قابو پا لیا گیا۔ بلوائی گرفتار ہوئے۔ اور جلسہ کی کارروائی جاری رہی اگلے روز ایک ہجوم جلسے کے گرد جمع ہو گیا۔ اور اسے اشک آور گیس سے منتشر کرنا پڑا۔ بلوائیوں کی ایک ٹولی شیزان ہوٹل کی طرف گئی۔ یہ ایک احمدی ادارہ ہے۔ اس ٹولی نے شیزان کو آگ لگانے کی کوشش کی۔ شاہنواز موٹرز کا مالک بھی ایک احمدی ہے۔ اس ادارے کے شو روم پر خشت باری کی گئی۔ اور ایک نئی کار کو نقصان پہنچایا گیا۔ اس کے علاوہ احمدیہ کتب خانہ اور بندر روڈ پر ایک احمدی فرنیچر والے کی دوکان بھی۔ جلانے کی کوشش کی گئی۔ اس روز ساٹھ افراد گرفتار ہوئے۔ بلووں کے بعد چیف کمشنر مسٹر اے۔ٹی۔ نقوی نے پریس کانفرنس طلب کی۔ جس میں انہوں نے نظم و نسق کے متعلق اپنی پالیسی واضح کرتے ہوئے کہا۔ کہ پاکستان کے ہر شہری کو مذہبی عقائد کے معاملے میں پوری آزادی حاصل ہے۔ اور اس آزادی میں مداخلت کرنے کی آئندہ کبھی کوشش کی گئی۔ تو اسے ہرگز برداشت نہیں کیا جائے گا۔

چودہری ظفراللہ خان کے اقدام کی کراچی اور پنجاب کے مسلمان عوام نے بہت وسیع پیمانے پر اور بڑی سختی سے مذمت کی۔ اور اس پر سخت احتجاج ہوا۔ کراچی کے ہفت روزہ "ستارہ" نے ۲۴ مئی ۱۹۵۲ء کو اپنے پہلے صفحہ پر حسب ذیل عنوان کے تحت ایک مقالہ شائع کیا:-

"غیر ملکی ہاتھ ——— کراچی کے بلووں کی قیادت کس نے کی؟" اس مقالہ میں یہ اشارہ تھا۔ کہ یہ بلوے کسی خارجہ طاقت کی چالبازیوں کا نتیجہ ہیں۔ لاہور کے بعض احمدی اصحاب نے جن میں مسٹر بشیر احمد اور مرزا بشیر الدین محمود احمد کے بہر اور نسبتی مسٹر صدیقی بھی شامل تھے۔ نے اپنی نجی گفتگو میں اس خیال کا اظہار کیا کہ اس حادثہ کی ذمہ داری وزیر اعظم خواجہ ناظم الدین پر ہے۔ مسٹر ذوالقرنین خان ایس۔ پی (اے) نے ۲۸ مئی ۱۹۵۲ء کو اپنی رپورٹ میں لکھا کہ کراچی سے آنے والے اشخاص نے جن میں برطانوی سفارت خانہ کے مسٹر عبداللہ بٹ بھی شامل ہیں۔ لاہور میں یہ مشہور کیا ہے۔ کہ فسادات امریکنوں نے کرائے ہیں۔ کیونکہ چودھری ظفراللہ خان انگریزوں کے حامی اور امریکہ کے مخالف ہیں۔ اور "ستارہ" میں جو مقالہ شائع ہوا۔ وہ برطانوی سفارت خانہ کے ایماء پر مسٹر عبداللہ بٹ کے کہنے پر لکھا گیا ہے۔

یکم جون ۱۹۵۲ء کو ان افواہوں پر تبصرہ کرتے ہوئے مسٹر انور علی ڈی۔ آئی۔ جی (سی۔ آئی۔ ڈی) نے لکھا۔ احرار رہنما کچھ عرصہ سے یہ مشہور کر رہے ہیں۔ کہ چودھری ظفراللہ خان کے خلاف جو شورش وہ کر رہے ہیں۔ اسے مسلم لیگ اور حکومت میں بعض اونچے حلقوں کی تائید و حمایت حاصل ہے۔ حکومت کی جانب سے سخت گیرانہ اور پُرعزم اقدام کرنے میں تغافل اس یقین کی موجب بنی ہے۔ کہ حکومت کے بعض ارکان تنگ نظری یا حب الوطنی کی اس تحریک کو چلا رہے ہیں۔

قربان علی خان کا تبصرہ

مسٹر قربان علی خان نے اس مسئلہ پر حقیقت پسندانہ انداز میں تبصرہ کرتے ہوئے لکھا:-

"میرے خیال میں کوئی خارجہ طاقت پاکستان کو اس قدر اہمیت نہ دے سکتی ہے نہ دے گی۔ کہ اس کے داخلی معاملات میں دخل اندازی کرتے ہوئے پکڑے جانے کا خطرہ مول لے میرے خیال میں چودہری ظفراللہ خان کی ذات کے خلاف شورش برپا کرنے سے کسی مقامی سیاست دان کو بھی کوئی فائدہ نہیں پہنچ سکتا۔ تمام مقامی سیاست دان تجربہ کار ہیں۔ انہیں اچھی طرح معلوم ہوگا کہ جو لوگ آج سر ظفراللہ خان کے خلاف یہ کچھ کر سکتے ہیں۔ وہ کل ان کے خلاف اس سے بھی سخت تر اقدام کر سکیں گے۔ میرے خیال میں تو کوئی قابل ذکر سیاست دان عوام میں ایسی چالبازیوں کی عادت نہیں ڈالے گا۔ تاہم واقعہ شاید یہ ہوگا۔ کہ وہ ایک ایسے مسئلہ پر احرار کو چیلنج کر کے مسلمان عوام میں غیر ہردلعزیز ہونے سے ڈرتے ہوں گے۔ جس کے متعلق خود انہیں عوامی تائید حاصل نہیں۔ لیکن دراصل ملک میں ایسے ہی مواقع پر ایک حقیقی رہنما کی ضرورت محسوس ہوتی ہے۔ جو گلّے کے آگے آگے بے اختیار ہو کر ہانکے جانے کی بجائے عوام کی صحیح معنوں میں رہنمائی کرے۔ حکومت پنجاب نے تمام ڈسٹرکٹ مجسٹریٹوں کو حال ہی میں یہ ہدایات بھیجی ہیں کہ وہ احرار احمدی جلسوں پر کنٹرول سخت تر کر دیں یہ ممکن ہے۔ کہ اس اقدام سے چیلنج کا مقصد پورا ہو جائے۔ لیکن یہ کوشش بھی ناکام رہی۔ تو کوئی ایسی چیز ایجاد کر کے استعمال کرنی پڑے گی۔ جو زیادہ سختی سے سرکوبی کرے۔"

سخت تر اقدام کی سفارش!

ہوم سیکرٹری کو توقع تھی کہ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹوں کو حکومت کے جس تازہ فیصلہ سے مطلع کیا جا رہا ہے اس سے صورت حال بہتر ہو جائے گی۔ تاہم انہوں نے اشارتاً کہا تھا۔ کہ بہتری کے آثار پیدا نہ ہوئے تو کوئی سخت تر اقدام کرنا پڑے گا۔

مرکزی حکومت نے کراچی کے واقعات کا نوٹس لیا اور انٹیلی جنس بیورو نے ڈی۔ آئی۔ جی (سی۔ آئی۔ ڈی) پنجاب لاہور کے نام اپنے مراسلہ نمبر ۲۵(۵)/۹ مورخہ ۲۲ مئی ۱۹۵۲ء میں ان کی توجہ واقعات کے رُخ کی طرف دلائی جس سے ظاہر ہوتا تھا۔ کہ احرار اندر ہی اندر احمدیوں کے خلاف معاندانہ جذبات کو ہوا دے رہے ہیں۔ ۱۷ اور ۱۸ مئی کو احمدیوں کے سالانہ جلسہ میں ہنگامہ برپا کرنے والوں پر لاٹھی چارج سے احرار کے جذبات

وزخمی ہوئے ہیں۔ اس مراسلہ میں مزید کہا گیا۔ کہ صورت حال نے جو رنگ اختیار کیا ہے وہ کسی طرح بھی تسلی بخش نہیں۔ جو لوگ شعلوں کو ہوا دے رہے ہیں۔ ان کی سرگرمیوں کے منہ میں لگام دینے کے لئے خصوصی اقدامات درکار ہیں۔ ایسی تمام سرگرمیاں واضح طور پر دفعہ ۱۵۳ (۱) تعزیرات پاکستان کی زد میں آتی ہیں۔ اس کے جواب میں چیف سیکرٹری حکومت پنجاب نے اپنے مراسلہ مورخہ ۴ جولائی ۱۹۵۲ء میں وزارت داخلہ کو مطلع کیا۔ کہ صوبائی حکومت نے اپنے گشتی مراسلہ نمبر SB DB/۴۴-۲۲۹ مورخہ ۵ جون ۱۹۵۲ء میں تمام ڈسٹرکٹ مجسٹریٹوں کو ہدایت کی تھی کہ وہ احراریا احمدیوں کے زیر اہتمام ہونے والے تمام عوامی جلسوں کے انعقاد پر پابندی عائد کر دیں (باقی)

تقرر عہدہ داران جماعت ہائے احمدیہ

مندرجہ ذیل عہدیداران جماعت ہائے احمدیہ کی منظوری تا اپریل ۱۹۵۶ء کر دی جاتی ہے احباب نوٹ فرمالیں (ڈپٹی ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ)

چک ۴۹۱ E.B ضلع ملتان

چوہدری محمد علی صاحب پریذیڈنٹ
〃 سلطان علی صاحب سیکرٹری مال

چک ۵ بھینی خدا بخش ضلع ملتان

چوہدری خدا بخش صاحب پریذیڈنٹ۔ امین
〃 محمود الحق خان صاحب سیکرٹری مال

چک ۹۱ 10-R محمود آباد ضلع ملتان!

چوہدری سراج الدین صاحب پریذیڈنٹ، امین
چوہدری علی محمد صاحب وائس پریذیڈنٹ، جنرل سیکرٹری
چوہدری علی اکبر صاحب سیکرٹری مال، محاسب، 〃 تعلیم و تربیت
چوہدری خادم حسین صاحب 〃 امور عامہ

چک ۱۹ 8-L ضلع ملتان

چوہدری محمد ابراہیم صاحب پریذیڈنٹ
مولوی ملک الدین صاحب سیکرٹری تبلیغ تعلیم و تربیت
چوہدری نصیر الدین صاحب 〃 مال و امور خارجہ
چوہدری کبیر صاحب 〃 امور عامہ۔ جائداد
〃 محمد اکبر صاحب 〃 تالیف و تصنیف
〃 لال محمد خوشدل صاحب امین۔ آڈیٹر

چک ۵۴۳ L.B ضلع ملتان

مولوی محمد علی صاحب پریذیڈنٹ
سیکرٹری تعلیم و تربیت
چوہدری بہاء الحق صاحب جنرل سیکرٹری، وائس پریذیڈنٹ
〃 نذیر احمد صاحب سیکرٹری مال و امور عامہ
〃 محمود احمد صاحب سیکرٹری زراعت و تبلیغ
〃 امور خارجہ وصایا

چوہدری محمد شریف صاحب سیکرٹری جائداد و محاسب
آڈیٹر، سیکرٹری تالیف و تصنیف
چوہدری بشیر محمد صاحب امین

چک ۳۶۶ W.B ضلع ملتان

چوہدری احمد الدین صاحب پریذیڈنٹ۔ امین
چوہدری عبد الرحمن صاحب سیکرٹری مال۔ محاسب

چک ۳۵۷ W.B ضلع ملتان

حاجی عبد الرزاق صاحب پریذیڈنٹ
ملک گلزار محمد صاحب سیکرٹری مال و محاسب
ملک محمد امین صاحب امین

چک ۲ گلزار ضلع ملتان

چوہدری اللہ دتہ صاحب پریذیڈنٹ و امین
شیخ غلام چشتی صاحب سیکرٹری مال و محاسب

چک ۱۶ 10-R ضلع ملتان

چوہدری الہی بخش صاحب پریذیڈنٹ امین
〃 عبد الغنی صاحب سیکرٹری مال و محاسب

حسن پور ضلع ملتان

چوہدری اللہ دتہ صاحب پریذیڈنٹ
قریشی محمد اکرم صاحب خادم جنرل سیکرٹری و سیکرٹری مال
چوہدری محمد اسمٰعیل صاحب سیکرٹری دعوت و تبلیغ
〃 محمد الدین صاحب 〃 تعلیم و تربیت
〃 محمد نواز صاحب 〃 امور عامہ، 〃 زراعت

خانیوال ضلع ملتان

حکیم انور حسین صاحب پریذیڈنٹ سیکرٹری تبلیغ
چوہدری عبد الغنی صاحب سیکرٹری مال

مرزا احمد الدین صاحب سیکرٹری امور عامہ و خارجہ
چوہدری شریف احمد صاحب محاسب و جنرل سیکرٹری
مولوی نواب دین صاحب سیکرٹری تعلیم و تربیت، 〃 وصایا
چوہدری نواب الدین صاحب آڈیٹر
〃 ولی محمد صاحب امین

موضع دیوا سنگھ والا ضلع ملتان

چوہدری محمد عبد اللہ صاحب پریذیڈنٹ
محمد رمضان صاحب سیکرٹری مال۔ محاسب
عثمان غنی صاحب امین
محمد ابراہیم صاحب فاروقی سیکرٹری تبلیغ
محمد اسمٰعیل صاحب 〃 تعلیم و تربیت

دنیا پور ضلع ملتان!

محمد حسین صاحب پریذیڈنٹ و امین
محمد اسلم صاحب سیکرٹری مال و امور عامہ
مرزا محمد اشرف صاحب 〃 تعلیم و تربیت
شیخ محمد منیر صاحب طاہر 〃 تبلیغ

رہانہ ساہو ضلع ملتان

چوہدری نذیر احمد صاحب پریذیڈنٹ و امین
لطیف احمد صاحب سیکرٹری مال۔ محاسب

علی پور ضلع ملتان

چوہدری غلام غوث صاحب پریذیڈنٹ
میاں خدا بخش صاحب سیکرٹری مال
چوہدری رحمت علی صاحب 〃 امور عامہ و خارجہ
ڈاکٹر محمد خان صاحب 〃 تبلیغ و امین
میاں غلام احمد صاحب 〃 تعلیم و تربیت

قتال پور ضلع ملتان!

ملک جان محمد صاحب کھوکھر وائس پریذیڈنٹ
چوہدری نذیر احمد صاحب پریذیڈنٹ
〃 عاشق محمد صاحب جنرل سیکرٹری و مال

ملک احمد بخش صاحب سیکرٹری تبلیغ
ملک محمد بخش صاحب مالی 〃 امور عامہ و خارجہ

کبیر والہ ضلع ملتان

ملک نور الدین صاحب پریذیڈنٹ
ایم محمد الدین صاحب خادم سیکرٹری مال
مولوی محمد سلطان صاحب زاہد 〃 تعلیم و تربیت

کوٹھیوالا ضلع ملتان

چوہدری دلدار صاحب پریذیڈنٹ
مولوی نذیر احمد صاحب سیکرٹری مال۔ محاسب، 〃 امور عامہ۔ امام الصلوٰۃ
چوہدری عمر الدین صاحب امین

گو چھڑ والا ضلع ملتان!

حکیم سید عبد الہادی صاحب پریذیڈنٹ
مولوی رحیم بخش صاحب جنرل سیکرٹری و تبلیغ
میاں الہ بخش صاحب سیکرٹری ضیافت
منشی غلام قادر صاحب 〃 امور عامہ و خارجہ

لودھراں ضلع ملتان

منشی محمود خان صاحب پریذیڈنٹ
ملک محمد موسیٰ صاحب سیکرٹری مال
بابو عبد الغنی صاحب 〃 تبلیغ، امام الصلوٰۃ

ملتان شہر

چوہدری عبد الرحمن صاحب امیر و امین
〃 عبد اللطیف صاحب سیکرٹری تبلیغ
میاں محمد سعید صاحب 〃 تعلیم و تربیت، 〃 مال
چوہدری عبد الرحیم صاحب 〃 ضیافت
〃 عبد الرحیم صاحب پراچہ 〃 وصایا
ڈاکٹر عبد الکریم صاحب 〃 امور عامہ و خارجہ
سیٹھ اللہ جوایا صاحب آڈیٹر

اعلان نکاح

مورخہ ۲۲ مئی کو بعد نماز عصر مسجد مبارک ربوہ میں مکرم جناب قاضی محمد نذیر صاحب فاضل نے برادرم حبیب اللہ خان تانگ آف نا سنور کشمیر حال ملازم دفتر جلسہ سالانہ ربوہ کے نکاح کا اعلان رشیدہ بیگم صاحبہ بنت نور احمد صاحب درویش مقیم قادیان کے ساتھ ڈیڑھ صد روپیہ مہر پر کیا۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس تعلق کو سلسلہ اور جانبین کے لئے بابرکت اور مثمر ثمرات حسنہ کرے۔

حضرت مصلح موعود کا ارشاد

اس وقت تلوار کے جہاد کی بجائے تبلیغ اسلام کا جہاد ہر مومن پر فرض ہے۔ اس لئے آپ اپنے علاقہ کے جن مسلمانوں اور غیر مسلموں کو تبلیغ کرنا چاہتے ہیں۔ ان کے پتے روانہ فرمائیے۔ پتے خوشخط ہوں۔ ہم ان کو مناسب لٹریچر روانہ کریں گے

عبد اللہ الہ دین سکندر آباد دکن

سابق وزیر اعلیٰ پنجاب میاں ممتاز محمد خاں دولتانہ کے خلاف الزامات

سرکاری گزٹ کا خلاصہ

سرکاری گزٹ میں پنجاب کے سابق وزیر اعلیٰ میاں ممتاز محمد خاں دولتانہ کے خلاف جو الزامات شائع کئے گئے ہیں۔ ان کا ایک حصہ پہلے شائع کیا جا چکا ہے۔ باقی حصہ درج ذیل ہے:۔

اخبارات کی حوصلہ افزائی

افسر جب احرار اور ان دوسرے شورش پسندوں کے خلاف سخت کارروائی کرنے کو کہہ رہے تھے۔ جنہوں نے احمدیوں کے خلاف یہ آگ لگائی۔ تو مدعا علیہ نے نہ صرف ان کے مشورہ کی پرواہ کرنے سے انکار کر دیا۔ بلکہ ان اہم اور با اثر اخبارات کو سرکاری روپیہ سے مدد بھی دی۔ جو اس آگ کو ہوا دے رہے تھے۔ مدعا علیہ نے اس تحریک کو ایسی رقوم سے مدد دی۔ جو تعلیم بالغان کے لئے مخصوص تھی۔ اسی طرح مدعا علیہ نے ایسے اخبارات کی حوصلہ افزائی کی۔ جو حکومت کے زیر اثر تھے۔ تا کہ تحریک کو وسیع کریں۔ تحریک کو دبانے کی بجائے اس کا رخ کراچی کی طرف پھیرنے کی کوشش کی گئی۔ کہ احمدیوں کے خلاف شورش کے زور اور ذمہ داری سے مرکز ہی کو واسطہ پڑے۔ اس طرح کی مدد پانے والے اخبارات میں زمیندار' احسان' آفاق' مغربی پاکستان' قابل ذکر ہیں۔ آزاد تو احرار کا اخبار تھا۔ لیکن باقی چاروں اخبار کثیر سرکاری امداد پانے کے باعث حکومت کے زیر اثر تھے۔ آفاق عملاً مسٹر دولتانہ کا اپنا اخبار تھا۔ بہر صورت یہ براہ راست میر نور احمد کے کنٹرول اور نگرانی میں تھا۔ اور میر نور احمد ڈائرکٹر تعلقات عامہ ہونے کی حیثیت سے پالیسی کے معاملہ میں مسٹر دولتانہ کے کنٹرول میں تھے۔

کہا گیا ہے۔ کہ ان اخبارات کی اشاعت پر پابندی عائد کرنے میں ناکامی پنجاب میں امن وقانون اور نظم وضبط کے متعلق پیدا ہونے والے مسئلے کے متعلق مسٹر دولتانہ کے موقف کی بڑے صحیح انداز میں نشاندہی کرتی ہے۔ اس سلسلے میں یہ بات بڑی معنی خیز ہے۔ کہ زمیندار' آفاق' اور احسان جیسے اخبارات کو کافی امدادی رقوم علی الترتیب ۳، ۴، اور ۵ر جولائی ۱۹۵۲ء کو دی گئیں۔ یہ وقت وہ تھا۔ جب صورت حال کو دیکھتے ہوئے حکومت کو پوری طرح خیال ہونا چاہیئے تھا۔ کہ وہ احمدیوں کے خلاف متعصبانہ تبصروں کی اشاعت بالکل بند نہیں کر سکتی۔ تو کم ضرور کرا دے۔

نفاذ قانون سے گریز

کہا جاتا ہے۔ کہ مدعا علیہ اس ساری صورت حال سے باخبر تھا۔ اور ان اخبارات کو اس کے علم اور مرضی سے اس وقت ادائیگیاں ہوئیں۔ جب اسے اچھی طرح معلوم تھا۔ کہ جن اخبارات کی اس طرح سرپرستی ہو رہی ہے۔ وہ شورش پھیلانے اور حکومت کے لئے غیر مختتم پیچیدگیاں پیدا کرنے میں مصروف ہیں۔

یہ واقعہ بذات خود اس امر کا ثبوت ہے۔ کہ مدعا علیہ دوسرے ہیجانات کے تحت کام کر رہا تھا۔ اور صوبہ میں امن عامہ کی بحالی کے لئے قانون نافذ کرنے سے عمداً گریزاں تھا۔ آفاق۔ زمیندار۔ احسان جیسے اخباروں کو تعلیم بالغان فنڈ سے ادائیگی کا مطلب یہ ہے۔ کہ مدعا علیہ نے سرکاری روپیہ کا جان بوجھ کر غلط استعمال کیا۔ یہ غلط استعمال بذات خود اسے بدعنوانی کے جرم کا مرتکب قرار دیتا ہے۔

میر نور احمد نے ۳۰ر جولائی ۱۹۵۲ء کو جو نوٹ لکھا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس موضوع پر وزیر اعلیٰ سے ان کی گفت وشنید ہو چکی تھی۔ یہ نوٹ چیف سکرٹری اور مدعا علیہ کے پاس بھی گیا۔ جس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ میر نور احمد مدعا علیہ ہی کی خواہشات کو جامۂ عمل پہنا رہے تھے۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ مدعا علیہ کو احمدیوں کے خلاف شورش دبانے کی بجائے اسے بڑھانے سے دلچسپی تھی کہا جاتا ہے۔ کہ مدعا علیہ نے صوبہ پنجاب میں قانون نافذ کرنے اور امن عامہ کو برقرار رکھنے کے متعلق اپنے فرائض سے عہدہ برآ ہونے کی بجائے۔ عوامی تحسین حاصل کرنے کے لئے یہ راہ عمل اختیار کی۔ اس لحاظ سے مدعا علیہ قصداً بد انتظامی کرنے کا مجرم ہے۔ اور پروڈا کے تحت بدعنوانی کے جرم کا مرتکب ثابت ہو سکتا ہے۔

۶ر مارچ کا بیان

مارچ ۱۹۵۳ء میں جب امن وقانون اور نظم وضبط کی صورت حال اس قدر خراب ہو گئی۔ کہ صوبہ پنجاب کو مجرمانہ تشدد کی وبا سے بچانے کے لئے مارشل لاء نافذ کرنا پڑا۔ تو مدعا علیہ نے اسی مہینے کی ۶ر تاریخ کو یہ اعلان کیا۔ کہ اسکی حکومت تحریک تحفظ ختم نبوت کے رہنماؤں سے گفت وشنید کرنے کو تیار ہے۔ اور اس کے وزیر ان مطالبات کے بارے میں مرکز پر زور دیں گے۔ اور انہیں ماننے کی سفارش کریں گے۔ اس بیان کا محرک صرف یہ تھا۔ کہ مدعا علیہ عوام میں ہر دلعزیز ہونا چاہتا تھا۔ اور امن وقانون اور نظم وضبط کی صورت حال کو بہتر بنانے کے لئے کچھ نہیں کرنا چاہتا تھا۔ جن حالات میں یہ بیان دیا گیا۔ ان میں اس کا یہی اثر ہو سکتا تھا۔ کہ شورش کے ان ایام میں امن کا قیام جن لوگوں کے سپرد ہے۔ ان کو تنگ کیا جائے۔ اس بیان سے بڑی پیچیدگیاں پیدا ہوئیں۔ اس سے مرکزی حکومت کے لئے حد درجہ پریشانیوں کا پیدا ہونا ناگزیر تھا۔ مزید برآں مدعا علیہ کی طرف سے اس بیان کو چار روز بعد واپس لینے سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ اس نے بیان دیانتداری سے نہیں دیا تھا۔

مدعا علیہ نے اپنے صوبہ میں پہلے تو امن وقانون اور نظم وضبط کی خراب تر ہوتی ہوئی صورت حال سے چشم پوشی روا رکھی۔ پھر اس سلسلہ عمل کی سرگرمی سے حمایت کی۔ جو شہری نظم ونسق کے خاتمہ اور مارشل لاء کے نفاذ پر منتج ہوا۔ اس نے یہ سب کچھ اس لئے کیا۔ کہ مرکز کے اقتدار اور وقار پر ضرب لگائے اور ہو سکے۔ تو اسے ختم کر ڈالے۔ اور یہ موقف اختیار کرے۔ کہ صوبہ کے امن وقانون اور نظم وضبط کے کام میں پیدا ہونے والی دشواریاں مرکزی حکومت کی جانب سے مجلس عمل کے مطالبات کو مسترد کر دینے کا نتیجہ ہیں ـــ اس فرد جرم کے آخری حصوں میں کہا گیا ہے۔ کہ مدعا علیہ اس تحریک کا رخ کراچی کی طرف موڑ کر خود عوامی ہیرو بن جانا چاہتا تھا۔ یہ بھی کہا گیا ہے۔ کہ مدعا علیہ نے احمدیوں کے خلاف سرگرمیوں میں حصہ لینے والے بعض احرار اور علماء کو لیکچرار بنا کر ان کی سرپرستی کی۔ صوبہ مسلم لیگ کے صدر کی حیثیت سے مدعا علیہ نے مسلم لیگی کارکنوں کو احمدیوں کے خلاف شورش میں حصہ لینے سے بالکل نہیں روکا بلکہ اس کے برعکس اس تحریک میں ان کی شرکت کی حوصلہ افزائی کے لئے ہر ممکن قدم اٹھایا۔ ان تمام باتوں سے ظاہر ہے۔ کہ مدعا علیہ خود احمدیوں کے خلاف شورش کا حامی تھا۔ یہی وجہ ہے۔ کہ تحریک کے سرغنوں کے خلاف مدعا علیہ نے مناسب کارروائی نہ کی اور انہیں یہ گمان ہوا۔ کہ وہ حکومت جس کا سربراہ مدعا علیہ ہے ان کی سرگرمیوں میں مداخلت نہیں کرے گی

اگر پاکستانی صوبوں کے حالات درست نہ ہوئے تو مرکزی حکومت کے تمام کارناموں پر پانی پھر جائیگا

صوبائی عصبیت، ذاتی حسد اور بغض وعناد سے پیدا ہونیوالے حالات پر لندن ٹائیمز کا تبصرہ

لندن ۲۶ر مئی۔ "لندن ٹائیمز" نے پاکستان میں صوبائی بے چینی پر ایک مقالہ افتتاحیہ میں لکھا ہے۔ کہ اس وقت پاکستان کے صوبوں کی وہی حالت ہے۔ جسے ارسطو نے Stasis کے نام سے یاد کیا ہے۔ یعنی آج کل وہ گروہ سازی اور طبقاتی بے چینی کا شکار ہو رہے ہیں۔ ذاتی حسد اور گروپوں کی تقسیم کا ذکر کرتے ہوئے جو صوبائی معاملات میں مسلم لیگی قیادت کی بدنامی کا موجب بنی ہوئی ہے۔ ٹائیمز نے مزید لکھا ہے۔ جب تک لیگ کے باہمی اختلافات ختم نہیں ہو جاتے۔ اور وہ عوامی تائید کے ساتھ کوئی نیا سماجی اور اقتصادی پروگرام تیار نہیں کر لیتی۔ اس وقت تک مرکزی حکومت کا زیادہ مستعدی کے ساتھ مصروف عمل رہنا ضروری ہے۔ تا کہ صوبائی حکومتوں کی کوتاہیوں کی تلافی ہو سکے۔ اخبار نے موجودہ حکومت کے کارناموں کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے۔ کہ مسٹر محمد علی کی حکومت کا ریکارڈ کافی شاندار ہے۔ اس نے ملک کو ایک خطرناک اقتصادی بحران سے نکالنے کے علاوہ اسے اسلامی دنیا میں ایک نئی حیثیت عطا کی ہے۔ نیز ملک کا نیا دستور عنقریب مکمل ہونے والا ہے۔ لیکن اگر صوبائی حکومتیں دیانتدارانہ اور اہل نظم ونسق قائم کرنے میں ناکام رہتی ہیں۔ کہ جو قانون کا احترام کرنے والے شہریوں کے جان و مال کی حفاظت کی ضمانت دے سکے۔ تو پھر مرکزی حکومت کے ان سب کارناموں پر پانی پھر کر رہ جائے گا۔

قضیہ سویز کو حل کرنے کی عنقریب ایک اور کوشش کی جائیگی

لندن ۲۶ر مئی۔ اس خیال کا اظہار کیا جا رہا ہے۔ کہ برطانیہ قضیہ سویز کو جو عرصہ سے تعطل کی حالت میں ہے۔ حل کرنے کی عنقریب ایک اور کوشش کرے گا۔ باخبر حلقوں کا کہنا ہے۔ کہ اگر حالات سازگار رہے۔ تو جنیوا سے مسٹر ایڈن کی واپسی کے بعد اس بارے میں کوئی اقدام کیا جائیگا۔ تا کہ مصر کے ساتھ دوبارہ مذاکرات شروع کئے جا سکیں۔ مذاکرات کے دوبارہ شروع ہونے کیلئے جن شرائط کا پورا ہونا ضروری بیان کیا جا رہا ہے۔ ان میں سے سب سے مقدم اس امر کا ثبوت ہے۔ کہ مصر کی موجودہ حکومت مستحکم بنیادوں پر قائم ہے۔ اور اب اس میں مزید ردّ وبدل نہیں ہوگا۔ اب تک برطانیہ نے اس مسئلے کو دوبارہ اٹھانے کی اسی لئے کوشش نہیں کی تھی۔ کہ اندرونی حالات سازگار نہیں تھے۔ اور وہ اس خیال کا حامی تھا۔ کہ ایک ایسی حکومت کے ساتھ گفت وشنید بے فائدہ ہے۔ کہ جسے خود ملکی معاملات پر پورا کنٹرول حاصل نہ ہو۔ باخبر حلقوں کا کہنا ہے۔ کہ اب یہ باور کرنے کی کافی وجوہات موجود ہیں کہ کرنل جمال عبد الناصر وزیر اعظم کی حیثیت سے پوری طرح برسر اقتدار ہیں۔ یہ یاد رہے۔ گذشتہ اکتوبر میں جب مذاکرات ناکام ہو گئے تھے۔ اس وقت جس امر پر تصفیہ نہیں ہو سکا تھا۔ وہ یہ تھا۔ کہ خطرے کی صورت میں برطانوی فوجیں علاقہ سویز میں کن شرائط پر دوبارہ واپس آ سکیں گی۔

دستخط نمبر اپیل ۵۲۵ ﷲ